سے نرمی کرنا اور مسلمانوں سے دشمنی کرنا' یہ اخلاق ہیں۔ اگر بدمذہب پر سختی کرنا اسلامی اخلاق ہیں' تو جملہ پھر کس پر کیا گیا؟ سانپ کو مار ڈالنا اور کھیت میں سے گھاس کو نکال دینا ہی بہتر ہے۔

آیت ۷۔ "عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖٓ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ" (پارہ ۲۹' سورہ جن رکوع ۲) غیب کا جاننے والا ہے' اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسول کے۔

یہ آیت کریمہ بھی حضور علیہ السلام کی نعت پاک ہے' اور حضور علیہ السلام کے علم غیب کو بیان فرما رہی ہے۔ اس میں ارشاد فرمایا گیا کہ پروردگار عالم غیب کا جاننے والا ہے' اور اپنے خاص غیب پر کسی کو قبضہ نہیں دیتا سوائے اپنے خاص پیغمبر کے۔

اس آیت میں دو چیزیں قابل لحاظ ہیں۔ ایک تو خدا کا خاص غیب اور ایک تسلط دینا غیب اس کو کہتے ہیں جو آنکھ' کان' ناک وغیرہ حواس سے نہ معلوم ہو سکے اور نہ عقل میں فوراً آ سکے' جیسے جنت و دوزخ وغیرہ۔ اب ہمارے لئے بمبئی اور کلکتہ وغیرہ کا علم علم غیب نہیں کیونکہ آج جا کر دیکھ سکتے ہیں اور ہزارہا آدمیوں نے ہم کو خبر دی کہ وہ دنیا میں دو شہر ہیں لہٰذا یہ غیب نہیں' غیب دو طرح کا ہے ایک تو وہ جس کو دلیل وغیرہ سے معلوم کر سکیں' جیسے خدا کی صفات اور خدائے پاک کا ہونا' دوسرے وہ جس کو دلیل وغیرہ سے بھی معلوم نہ کر سکیں۔ پہلی قسم کا غیب تو رسولوں کے سوا اوروں کو بھی عطا ہو جاتا ہے' جیسے قرآن میں فرمایا۔ "یؤمنون بالغیب" اور دوسری قسم کا غیب' یہ خدا کا غیب ہے جس کو فرمایا۔ "غیبه" یہ غیب سوائے رسول کے اور کسی کو نہ دیا جائے گا' ہاں جس کو رسول علیہ السلام اپنے کرم سے بتا دیں اس کو حضور علیہ السلام کے ذریعہ سے ملے گا' یہ ہی اس آیت میں مراد ہے۔ کہ پروردگار عالم اپنا غیب اپنے خاص رسول کے سوا کسی کے قبضہ میں نہیں دیتا۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور علیہ السلام کو رب تعالیٰ نے خاص اپنا غیب عطا فرمایا۔ (تفسیر کبیر اور تفسیر بیضاوی اور روح البیان)

اب جن آیتوں میں ذکر ہے کہ سوائے خدا کے اور کوئی غیب نہیں جانتا اس کے معنی ہیں کہ حقیقی اور ذاتی علم خدائے پاک کے ساتھ خاص ہے' انکار ہے ذاتی کا اور ثبوت ہے علم عطائی کا جیسے قرآن پاک میں آتا ہے۔ "ان العزة لله جميعا" (ساری عزتیں اللہ ہی کے لئے ہیں) پھر ارشاد ہوا۔ "فلله العزة ولرسوله وللمؤمنين" عزت اللہ کی ہے اور رسول کی اور مسلمانوں کی' ایک جگہ ارشاد ہوا۔ "ان الحكم الا لله" (سوائے خدا کے کسی کا حکم نہیں) دوسری جگہ ارشاد ہوا "فابعثوا حكما من اهله وحكما من اهلها" (جب کسی شوہر اور بیوی میں جھگڑا ہو جائے تو ایک پنچ تو عورت کی طرف سے اور ایک مرد کی طرف سے بھیجو۔)

اب ان آیتوں کا یہی مطلب ہے کہ حقیقی عزت اور حقیقی حکومت تو صرف اللہ ہی کی ہے' مگر خدا کے دینے سے مسلمانوں کو عزت بھی ملی اور حکومت بھی۔ اسی طرح علم غیب' حضور کو کتنا علم غیب دیا' یہ تو دینے والا رب اور لینے والے محبوب ہی جانتے ہیں' لوح محفوظ میں سارے "ماکان ومایکون" کا علم ہے مگر لوح محفوظ میرے آقا کے علم کے دریا کا ایک قطرہ ہے' قصیدہ بردہ میں ہے۔

ومن علومک علم اللوح والقلم

ہاں جس قدر روایات سے پتہ لگتا ہے وہ یہ ہے کہ از ازل تا روز قیامت ذرہ ذرہ اور قطرہ قطرہ کا علم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیا گیا' از عرش تا فرش دکھائے گئے' اگر کوئی پردہ بھی پڑا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا بھی علم دے دیا گیا۔ اس کی پوری تحقیق ہماری کتاب "جاء الحق وزھق الباطل" میں دیکھو' ایسی تحقیق اور جگہ مشکل سے ملے گی۔

دوسری بات اس آیت سے یہ معلوم ہوئی کہ خدا کا علم غیب حضور علیہ السلام کے قبضہ میں دے دیا گیا ہے کہ اگر کسی پر توجہ فرما دیں تو اس کو بھی عرش سے فرش تک روشن فرما دیں' حضور غوث پاک فرماتے ہیں۔

نظرت الی بلاد الله جمعا

فرش والے تری شوکت کا علو کیا جانیں
خسروا عرش پہ اڑتا ہے پھریرا تیرا

شانِ حبیب الرحمٰن
مِن آیات القرآن

حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی

انوارِ رضا

Vol.7: 1,2

انٹرنیشنل غوثیہ فورم

میں دے دیا گیا ہے کہ اگر کسی پر توجہ فرمائیں تو اس کو بھی عرش سے فرش تک روشن ہو جائے

حضور غوث پاک فرماتے ہیں:

نَظَرْتُ اِلٰی بِلَادِ اللّٰہِ جَمْعًا   کَخَرْدَلَۃٍ عَلٰی حُکْمِ اتِّصَالِ

میں نے اللہ کے سارے شہروں کو ایسا دیکھا جیسے چند رائی کے دانے ملے ہوئے ہیں

غرض کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی ہر صفت عظیم ہے۔

آیت ۸۸۔ یٰاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا (پارہ ۲۹، سورۂ مزمل، رکوع ۱)

اے کپڑوں میں لپٹنے والے رات میں قیام فرماؤ سوائے کچھ رات کے۔

یہ آیت کریمہ بھی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت شریف ہے اس میں محبوب ﷺ کو اور ان کے طفیل میں ساری امت کو تہجد کی نماز اور قرآن کریم کی ترتیل کے ساتھ تلاوت کرنے کا حکم دیا جا رہا ہے مگر یہ خطاب بہت پر لطف ہے فرمایا گیا ہے کہ اے کپڑوں میں لپٹنے والے محبوب علیہ السلام جس سے معلوم ہوا کہ محبوب علیہ السلام کی ہر ادا پیاری ہے۔

اس آیت کریمہ کی شان نزول میں مفسرین کے چند قول ہیں ایک تو زمانہ وحی کے ابتداء میں حضور علیہ السلام کلام الٰہی کی ہیبت سے اپنے کپڑوں میں لپٹ جاتے تھے اس حالت میں آپ کو یہ ندا دی گئی ایک قول یہ ہے کہ حضور علیہ السلام ایک روز چادر شریف میں لپٹے ہوئے آرام فرما رہے تھے اس حالت میں آپ کو یہ ندا دی گئی، بعض حضرات نے یہ بھی کہا کہ اس آیت سے مراد ہے اے نبوت کی چادر میں لپٹنے والے۔

روح البیان میں اس آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ رات کو محبوب علیہ السلام چادر اوڑھے آرام فرما رہے تھے رب العالمین نے اشتیاق فرمایا کہ اس وقت ہمارے محبوب ہم سے مناجات اور راز و نیاز کی باتیں کریں تو ندا دیکر جگایا کہ اے آرام فرمانے والے محبوب اس وقت ہم سے باتیں کرو، غرض کہ کوئی سی بھی توجیہ کی جائے مگر شان محبوبی اچھی طرح اس سے ظاہر ہو رہی ہے۔

مسئلہ: نماز تہجد شروع اسلام میں واجب تھی، اور بعض کے قول پر فرض، بعد میں اس کا وجوب منسوخ ہو گیا اور اس آیت سے منسوخ ہوا جو اسی سورت میں آگے مذکور ہے فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنْہُ (تفسیر خزائن العرفان و تفسیر احمدی) اب نماز تہجد سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے کہ اگر بستی میں ایک نے بھی پڑھ لی تو سب بری ہو گئے اور اگر کسی نے نہ پڑھی، تو بس سنت کے تارک ہوئے۔

علم غیب دو طرح کا ہے ایک تو وہ جس کو دلیل وغیرہ سے معلوم نہ کر سکیں جیسے خدا
کی ذات و صفات خدائے پاک کا علم اور دوسرے وہ جس کو دلیل وغیرہ سے معلوم نہ کر سکیں مثلاً
پہلی قسم کا غیب تو مومنوں کے سوا اوروں کو بھی عطا ہوتا ہے جیسے قرآن میں فرمایا یؤمنون
بالغیب اور دوسری قسم کا غیب یہ خدا کا غیب ہے جس کو فرمایا علیٰ غیبہ یہ غیب سوائے رسول
کے کسی کو نہیں دیا جاتا ہاں جس کو رسول علیہ السلام اپنے کرم سے بتا دیں اس کو حضور
کے ذریعہ سے مل گیا یہی اس آیت میں مراد ہے کہ پروردگار عالم اپنا غیب اپنے
رسول علیہ السلام کے سوا کسی کے قبضہ میں نہیں دیتا اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور ﷺ
کو رب تعالیٰ نے خاص اپنا غیب عطا فرمایا۔ (تفسیر کبیر اور تفسیر بیضاوی اور روح البیان)
جن آیات میں ذکر ہے کہ سوائے خدا کے اور کوئی غیب نہیں جانتا اس کے معنی
یہ ہیں کہ حقیقی و ذاتی علم خدائے پاک کے ساتھ خاص ہے انکار ہے ذاتی کا اور ثبوت ہے علم
عطائی کا جیسے قرآن پاک میں آتا ہے اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِیْعًا ساری عزتیں اللہ ہی کے
لئے ہیں اور ارشاد ہوا وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ عزت اللہ کی ہے اور رسول کی
اور مسلمانوں کی ایک جگہ ارشاد ہوا اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰهِ سوائے خدا کے کسی کا حکم نہیں اور دوسری
جگہ ارشاد ہوا فَابْعَثُوْا حَکَمًا مِّنْ اَھْلِهٖ وَحَکَمًا مِّنْ اَھْلِھَا جب کسی شوہر اور بیوی میں
جھگڑا ہو جائے تو ایک پنچ تو عورت کی طرف سے اور ایک مرد کی طرف سے بھیجو۔
سب ان آیتوں کا یہی مطلب ہے کہ حقیقی عزت اور حقیقی حکومت تو صرف اللہ ہی کی
ہے مگر خدا کے دینے سے مسلمانوں کو عزت بھی ملی اور حکومت بھی اسی طرح علم غیب
حضور کو علم غیب دیا یہ تو دینے والا رب اور لینے والے محبوب ہی جانتے ہیں لوح محفوظ
میں سارے مَا کَانَ وَمَا یَکُوْنُ کا علم ہے مگر لوح محفوظ میرے آقا کے علم کے دریا کا ایک
قطرہ ہے قصیدہ بردہ میں ہے۔

وَمِنْ عُلُوْمِکَ عِلْمُ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

ہاں جس قدر روایات سے پتہ لگتا ہے وہ یہ ہے کہ از ازل تا روز قیامت ذرہ ذرہ اور
قطرہ قطرہ کا علم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیا گیا، از عرش تا فرش آپ کو دکھائے گئے، اگر
کوئی پرندہ بھی پر مارتا ہے تو حضور کو اس کا بھی علم دے دیا گیا، اس کی پوری تحقیق ہماری
کتاب جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ میں دیکھو ایسی تحقیق اور جگہ مشکل سے ملے گی۔
دوسری بات اس آیت سے یہ معلوم ہوئی کہ خدا کا علم غیب حضور علیہ السلام کے قبضہ

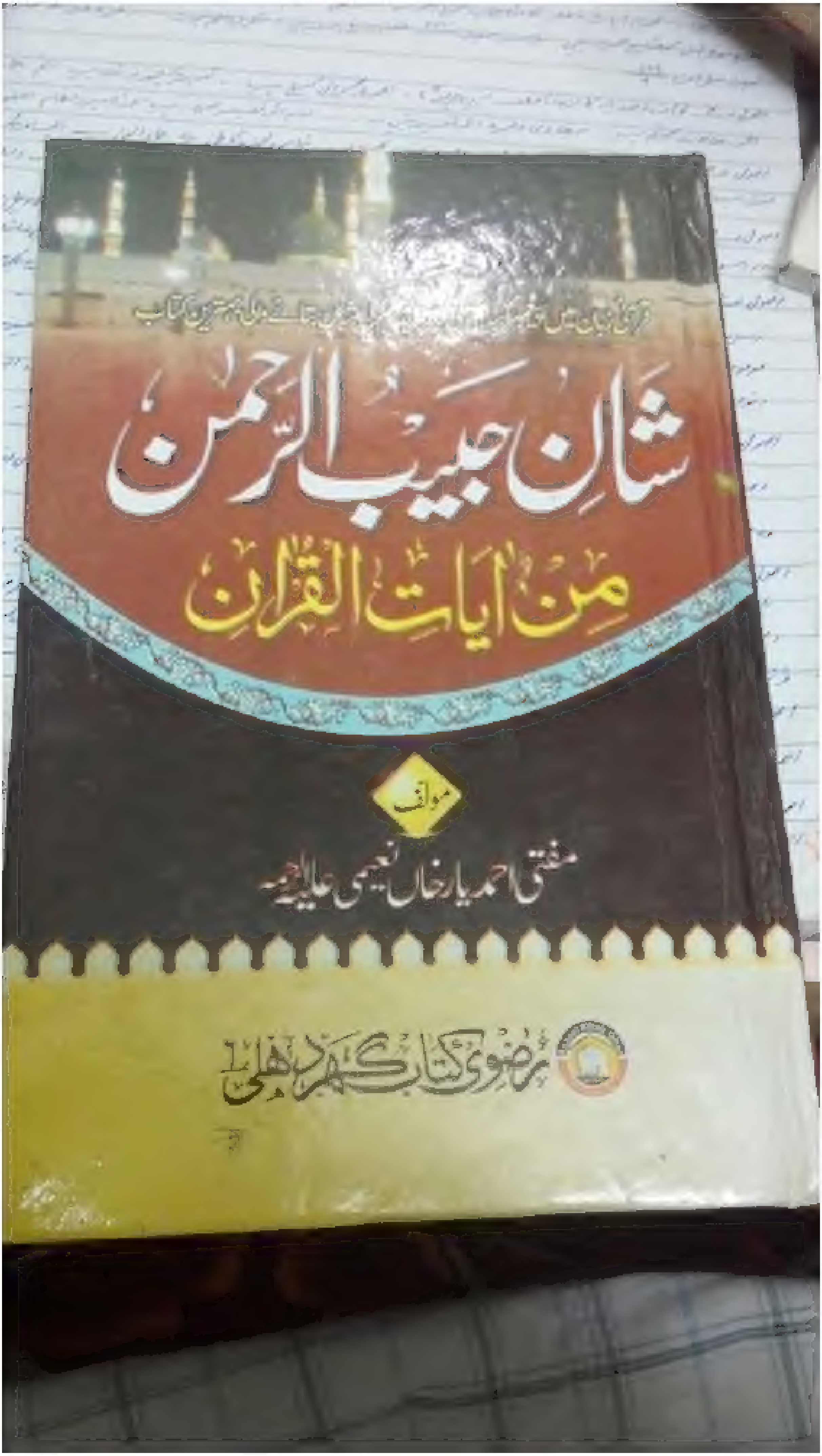
شانِ حبیب الرحمٰن
مِن آیاتِ القرآن
مؤلف
مفتی احمد یار خاں نعیمی علیہ الرحمہ
رضوی کتاب گھر دہلی

اللہ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم میں برابری کا عقیدہ

ذرے ذرے کے علم کا عقیدہ

ہر ہر چیز کے علم کا عقیدہ

از ازل تا روز قیامت ذرہ ذرہ
اور قطرہ قطرہ کا علم حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو دیا گیا' از عرش تا فرش دکھائے گئے' اگر
کوئی پرندہ بھی پر مارتا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا بھی علم دے دیا گیا۔ اس

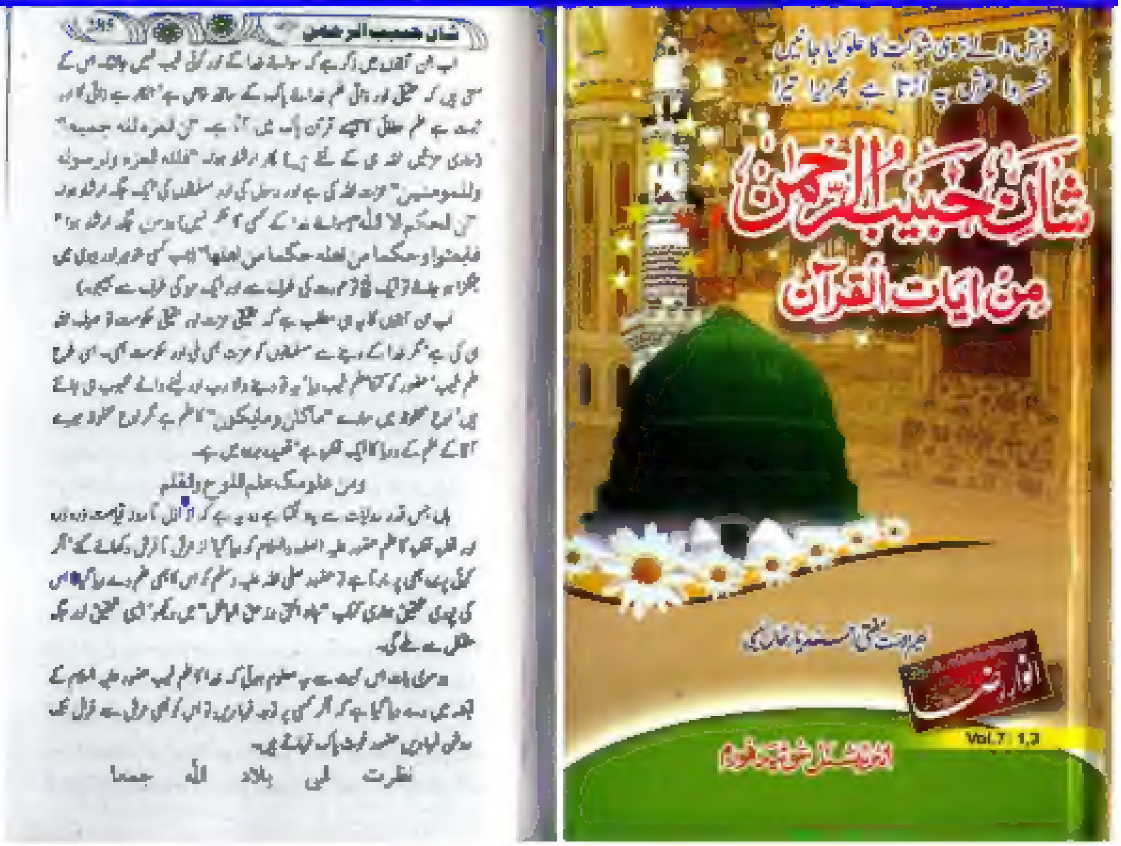

اللہ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم میں برابری کا عقیدہ

"خدا کا علم غیب حضور علیہ السلام کے قبضہ میں دے دیا گیا ہے"

شانِ حبیب الرحمٰن 255

ومن علومک علم اللوح والقلم

جب کسی شہر اور جزیرہ میں جگہ ہو جائے تو ایک بچہ آزروے شکل طرف سے اور ایک ہو گی طرف سے بھیجے۔
اب ان آیتوں کا یہی مطلب ہے کہ تحقیق حضرت دانیال علیہ السلام کی حکومت صرف وہ شہر ہی کی ہے مگر خدا
کے دینے سے مسلمانوں کو عزت بھی ملی اور حکومت بھی۔ اس جیسی علم غیب حضور کا کتنا علم غیب زیادہ
تھا جو ملک دینے والے محبوب ہی جانتے ہیں لوح محفوظ میں سارے ماکان و مایکون کا علم
ہے مگر لوح محفوظ میرے آقا کے علم کے دریا کا ایک قطرہ جیسا ہو رہی ہے۔

وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمُ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

ہاں جس قدر روایات سے پتہ لگتا ہے وہ یہ ہے کہ روز ازل تا روز قیامت ذرہ ذرہ اور قطرہ قطرہ کا
علم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیا گیا۔ از عرش تا فرش آپ پر روشن کئے گئے اگر کوئی زیادہ جاننا چاہے تو
حضور کی شان علم غیب دیکھنا چاہے اس کی پوری تحقیق ہماری کتاب جاء الحق در بحث علم غیب میں دیکھیں تحقیق
اور بہتر شکل سے ملے گی۔

دوسری بات اس آیت سے معلوم ہوئی کہ خدا کا علم غیب حضور علیہ السلام کے قبضہ میں دے دیا گیا
ہے کہ اگر کسی پر توجہ فرما دیں تو اس کو بھی عرش سے فرش تک روشن ہو جاوے۔ حضرت شیخ فرماتے ہیں۔

نَظَرْتُ اِلٰی بِلَادِ اللّٰہِ جَمْعًا — کَخَرْدَلَۃٍ عَلٰی حُکْمِ اتِّصَالٖ

میں نے اللہ کے سارے شہروں کو ایسا دیکھا جیسے چند رائی کے دانے ملے ہوئے ہیں خود کہ
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رحمت سے علیم ہے۔

آیت ۸۸۔ يٰۤاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا (پ ۲۹ سورہ مزمل رکوع ۱) اے
کپڑوں میں لپٹنے والے رات میں قیام فرماؤ سوائے کچھ رات کے۔

یہ آیت کریمہ بھی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت شریف ہے اس میں محبوب علیہ السلام کو اور ان
کے طفیل میں ساری امت کو تہجد کی نماز اور قرآن کریم کی ترتیل کے ساتھ تلاوت کرنے کا حکم دیا جا رہا ہے
مگر یہ خطاب ہیئت پر معلوم ہے فرمایا گیا ہے کہ اے کپڑوں میں لپٹنے والے محبوب علیہ السلام جس سے
معلوم ہوا کہ محبوب علیہ السلام کی ہر ادا پیاری ہے۔

اس آیت کریمہ کی شان نزول میں مفسرین کے چند قول ہیں ایک تو یہ کہ نزول وحی کے ابتدا میں حضور
علیہ السلام کلام الٰہی کی ہیبت سے اپنے کپڑوں میں لپٹ جاتے تھے اس حالت میں آپ کو یہ ندا دی

marfat.com

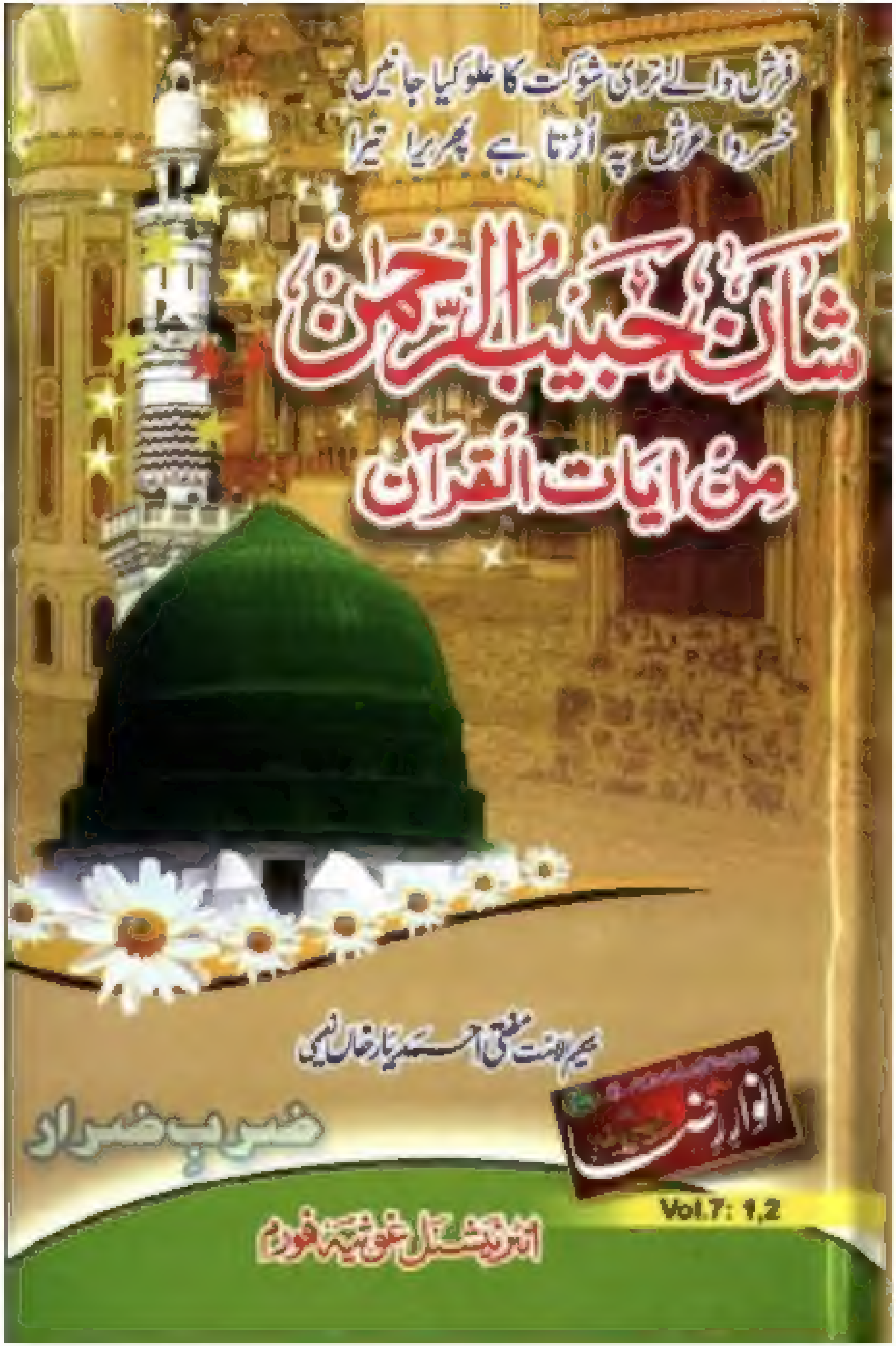

جب کسی شہر اور دریا میں جمع ہو جاوے تو ایک بچہ تو قوت کی طرف سے اور ایک مرد کی طرف سے ہیں
اب ان آیتوں کا یہی مطلب ہے کہ حقیقی عزت اور حقیقی حکومت تو صرف اللہ ہی کی ہے مگر خدا
کے دینے سے مسلمانوں کو عزت بھی ملی اور حکومت بھی اسی طرح علم غیب حضور کو کتنا علم غیب دیا ہے
تو دینے والا رب اور لینے والے محبوب ہی جانتے ہیں لوح محفوظ میں سارے ما کان و ما یکون کا علم
ہے مگر لوح محفوظ میرے آقا کے علم کے دریا کا ایک قطرہ ہے قصیدہ بردہ میں ہے۔

وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمُ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

یہاں جس قدر دریا سے چلتا ہے وہ یہ ہے کہ ازل تا ابد قیامت ذرہ ذرہ اور قطرہ قطرہ کا
علم حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو دیا گیا۔ از فرش تا عرش آپ کو دکھایا گیا اگر اس کی تفصیل دیکھنا ہے تو
حضور کو اس کا بھی علم دے دیا گیا اس کی پوری تحقیق ہماری کتاب جاء الحق ... میں دیکھو
اور ... مشکل ہے گی۔

دوسری بات اس آیت سے معلوم ہوئی کہ خدا کا علم غیب حضور علیہ السلام کے قبضہ میں دے دیا گیا
ہے کہ اگر کسی پر یہ فرما دیں تو اس کو بھی عرش سے فرش تک روشن ہو جاوے حضور غوث پاک فرماتے ہیں۔

نَظَرْتُ اِلٰی بِلَادِ اللّٰهِ جَمْعًا　　كَخَرْدَلَةٍ عَلٰی حُكْمِ اتِّصَالٖ

میں نے اللہ کے سارے شہروں کو یوں دیکھا جیسے رائی کا دانہ ... یہ ہے فیض
حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا بھی ... علم۔

آیت ۸۸۔ یٰٓاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا (پ ۲۹ سورۂ مزمل رکوع ۱) اے
کپڑوں میں لپٹنے والے رات میں قیام فرماؤ سوائے کچھ رات کے۔

یہ آیت کریمہ بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت شریف ہے اس میں محبوب علیہ السلام کو اعمال
کے طفیل میں ساری امت کو ... کہ رات میں قرآن کریم کی ترتیل کے ساتھ تلاوت کرنے کا حکم دیا جا رہا ہے
مگر یہ خطاب بہت پر لطف ہے فرمایا گیا ہے کہ اے کپڑوں میں لپٹنے والے محبوب علیہ السلام جس سے
معلوم ہوا کہ محبوب علیہ السلام کی ہر ادا پیاری ہے۔

اس آیت کریمہ کی شان نزول میں مفسرین کے چند قول ہیں ایک تو یہ کہ زمانہ وحی کے ابتداء میں حضور
علیہ السلام کلام الٰہی کی ہیبت سے اپنے کپڑوں میں لپٹ جاتے تھے اس حالت میں آپ کو پکارا دی

marfat.com

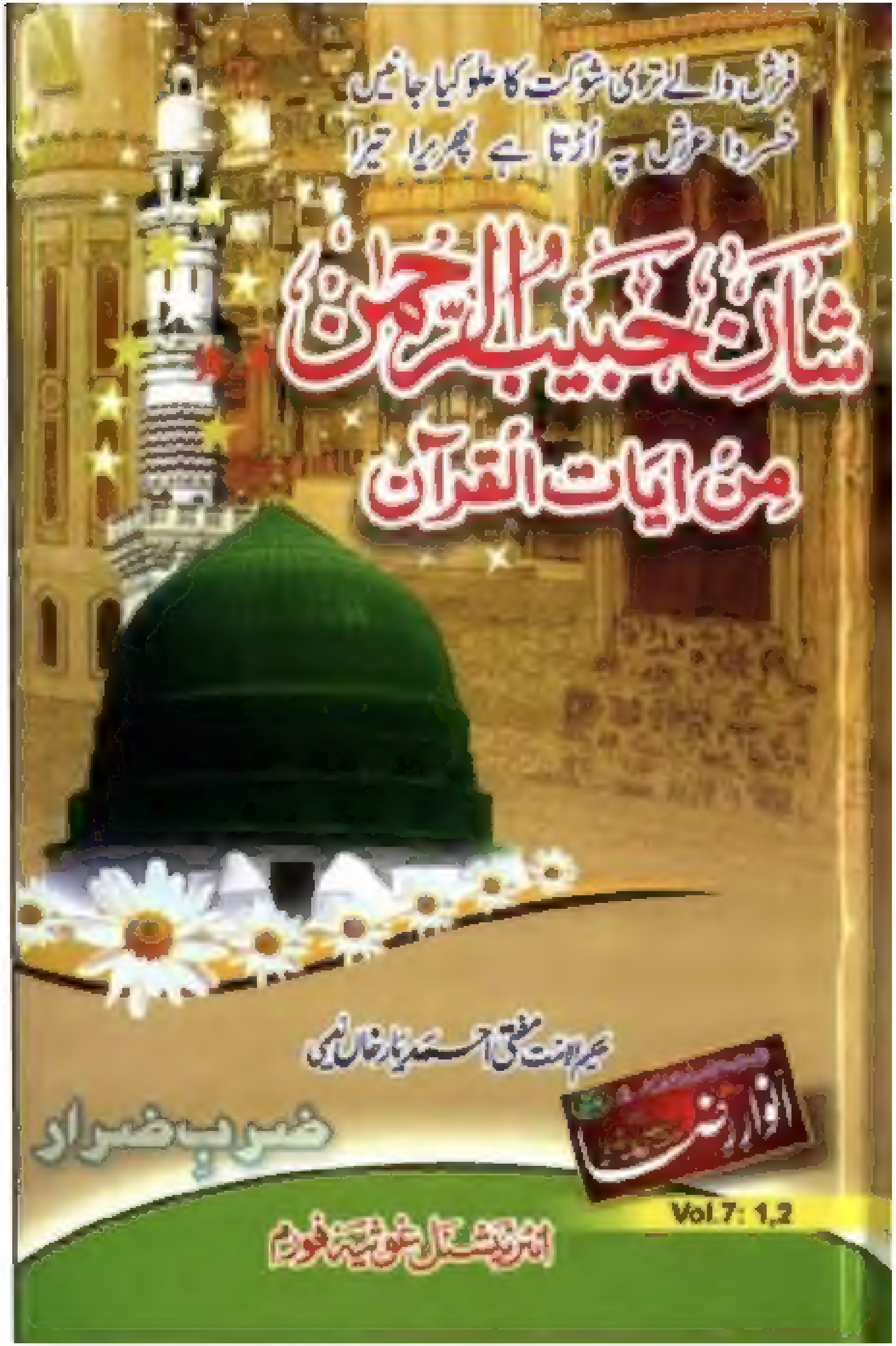

کعبے کے بدر الدجیٰ تم پہ کروروں درود

کعبے کے بدر الدجیٰ تم پہ کروروں درود
طیبہ کے شمس الضحیٰ تم پہ کروروں درود

شافعِ روزِ جزا تم پہ کروروں درود
دافعِ جملہ بلا تم پہ کروروں درود

جان و دلِ اصفیا تم پہ کروروں درود
آب و گلِ انبیا تم پہ کروروں درود

لائیں تو یہ دوسرا دوسرا جس کو ملا
کوشکِ عرش و دنیٰ تم پہ کروروں درود

اور کوئی غیب کیا، تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروروں درود

طور پہ جو شمع تھا، چاند تھا ساعیر کا
نیّرِ فاراں ہوا تم پہ کروروں درود

دل کرو ٹھنڈا مرا، وہ کفِ پا چاند سا
سینے پہ رکھ دو ذرا تم پہ کروروں درود

حدائقِ بخشش

۱۳۲۵ھ

(حصہ اول)

مُصنّف

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی

ناشر
اکبر بک سیلرز
[illegible] Ph: 7352022

جاءالحق وزہق الباطل

فیصلہ مسائل

ناشر ... نعیمی کتب خانہ گجرات

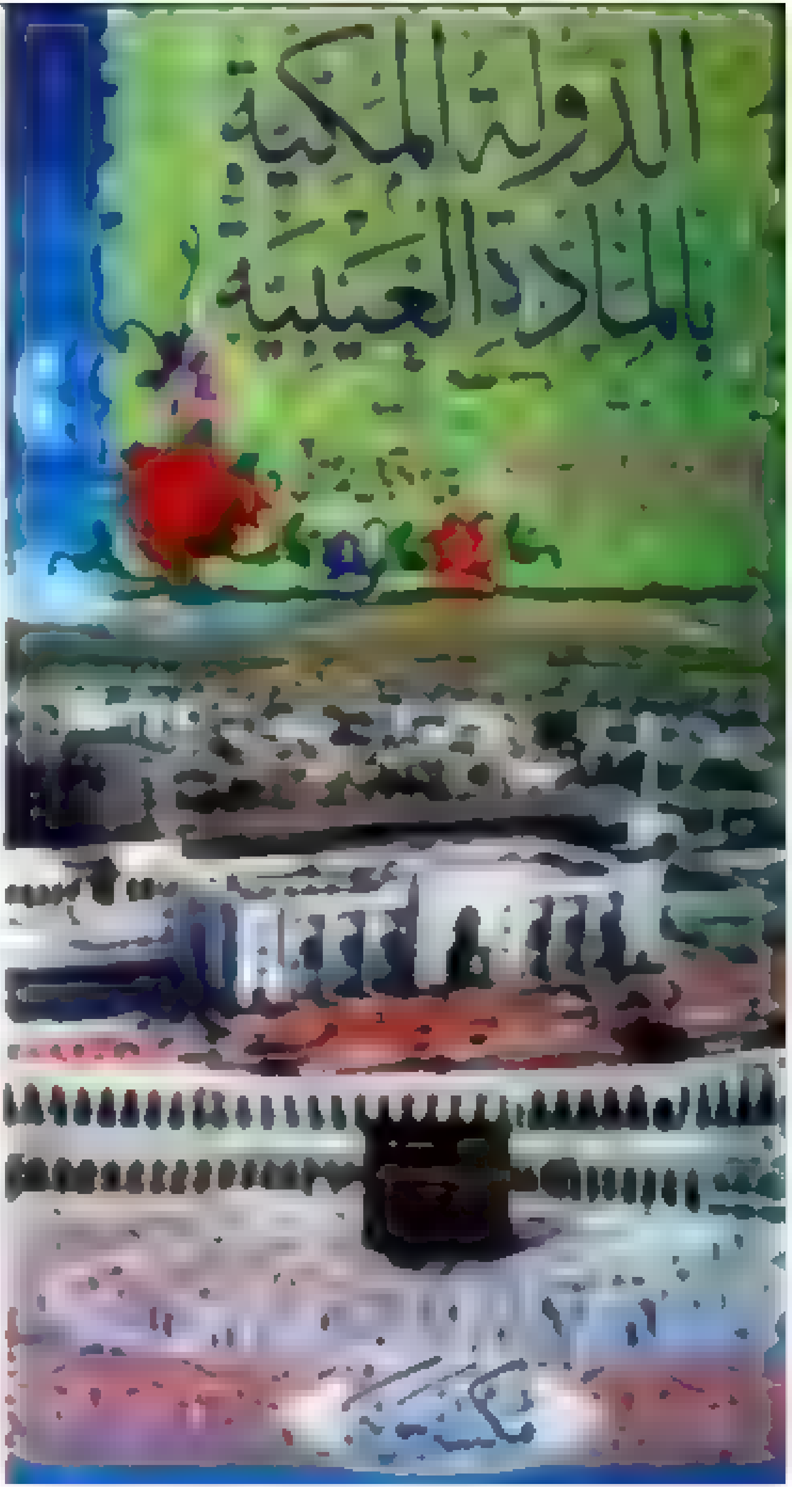
الدولة المكية
بالمادة الغيبية

الدولة المكية
بالمادة الغيبية

سے روکا کرتا اور مسلمانوں سے دشمنی کرتا یہ منافق ہیں۔ اگر چند صحابہ پر حق کر اسلامی منافق ہیں تو چند پھر کس پر کیا گیا؟ صاحب کو مار ڈالنا اور جماعت میں سے کسی کو نکال دینا ہی بہتر ہے۔

آیت ۸: عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ (پارہ ۲۹ سورہ جن رکوع ۲) غیب کا جاننے والا ہے تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسول کے۔

یہ آیت کریمہ بھی حضور علیہ السلام کی نعت پاک ہے اور حضور علیہ السلام کے علم غیب کو ثابت فرما رہی ہے۔ اس میں ارشاد فرمایا گیا کہ پروردگار عالم غیب کا جاننے والا ہے اور اپنے خاص غیب پر کسی کو قبضہ نہیں دیتا سوائے اپنے خاص پیغمبر کے۔

اس آیت میں دو چیزیں قابل لحاظ ہیں۔ ایک تو خدا کا خاص غیب اور ایک مسلط ہونا۔ غیب اس کو کہتے ہیں جو آنکھ کان ناک وغیرہ حواس سے نہ معلوم ہو سکے اور نہ عقل میں آ سکے۔ جیسے جنت و دوزخ وغیرہ۔ اب جانتے ہیں کہ بجلی اور ٹیلیفون وغیرہ کا علم علم غیب نہیں کیونکہ کہ آج ہم دیکھ سکتے ہیں اور ہزارہا آدمیوں نے ہم کو خبر دی کہ وہ دنیا میں وہ چیزیں ہیں لہٰذا یہ غیب نہیں۔ غیب دو طرح کا ہے ایک تو وہ جس کو دلیل وغیرہ سے معلوم کر سکیں۔ جیسے خدا کی صفات اور خدائے پاک کا ہونا اور دوسرے وہ جس کو دلیل وغیرہ سے بھی معلوم نہ کر سکیں۔ پہلی قسم کا غیب تو رسولوں کے سوا اوروں کو بھی عطا ہو جاتا ہے۔ جیسے قرآن میں فرمایا "یؤمنون بالغیب" اور دوسری قسم کا غیب یہ خدا کا غیب ہے جس کو فرمایا "غیبہ" یہ غیب سوائے رسول کے اور کسی کو نہ دیا جاتا کا ہاں جس کو رسول علیہ السلام اپنے کرم سے عطا فرمائیں اس کو حضور علیہ السلام کے ذریعہ سے ملے گا یہی اس آیت میں مراد ہے۔ کہ پروردگار عالم اپنا غیب اپنے خاص رسول کے سوا کسی کے قبضہ میں نہیں دیتا۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضور علیہ السلام کو رب تعالیٰ نے خاص اپنا غیب عطا فرمایا۔ (تفسیر کبیر اور تفسیر بیضاوی اور روح البیان)

اللہ تعالیٰ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم میں برابری کا عقیدہ

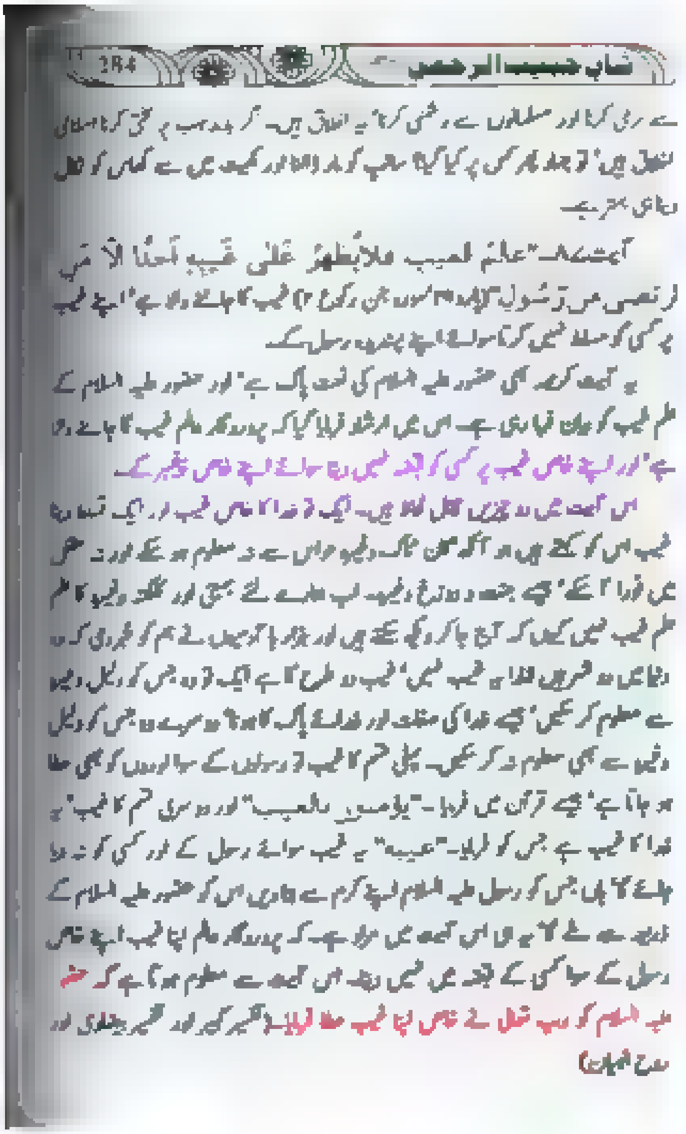

سے ربی کرنا اور مسلمانوں سے دشمنی کرنا، یہ اتفاق ہیں۔ اگر بد مذہب پر تحقیق کرنا اصطلاحی اتفاق ہیں، تو جنہوں نے کس پر کیا کیا؟ صاحب کرد واللہ اور کہنے میں سے کسی کا قول رہائی بہتر ہے۔

آیت ۵: "عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖۤ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ" (پارہ ۲۹ سورہ جن رکوع ۲) غیب کا جاننے والا ہے، اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسول کے۔

یہ آیت کریمہ بھی حضور علیہ السلام کی نعت پاک ہے، اور حضور علیہ السلام کے علم غیب کا اعلان فرما رہی ہے۔ اس میں ارشاد فرمایا گیا کہ پروردگار عالم غیب کا جاننے والا ہے، اور اپنے خاص غیب پر کسی کو اطلاع نہیں دیتا سوائے اپنے خاص پیغمبر کے۔

اس آیت میں دو چیزیں قابل لحاظ ہیں۔ ایک تو خدا کا خاص غیب اور ایک تسلط۔ غیب اس کو کہتے ہیں جو آنکھ، کان، ناک وغیرہ حواس سے نہ معلوم ہو سکے اور نہ عقل میں فوراً آ سکے، جیسے جنت و دوزخ وغیرہ۔ اب علماء نے جنتری اور فلکی وغیرہ کا علم، علم غیب نہیں کہا کہ آج بارش ہو گی، ہم کو خبر دی کہ دنیا میں دو قسمیں فرمائیں، غیب نہیں۔ غیب دو طرح کا ہے: ایک تو وہ جس کو دلیل دیکھ سے معلوم کر سکیں، جیسے خدا کی صفات اور خدائے پاک کا ہونا۔ دوسرے وہ جس کو دلیل دیکھ سے بھی معلوم نہ کر سکیں۔ پہلی قسم کا غیب تو رسولوں کے سوا اوروں کو بھی عطا ہو جاتا ہے، جیسے قرآن میں فرمایا: "یؤمنون بالغیب" اور دوسری قسم کا غیب یہ خدا کا غیب ہے جس کو فرمایا: "غیبہ" یہ غیب سوائے رسول کے اور کسی کو نہ دیا جاتا، ہاں جس کو رسول علیہ السلام اپنے کرم سے بتا دیں اس کو حضور علیہ السلام کے ذریعہ سے مل جاتا ہے۔ تو اس آیت میں مراد ہے کہ پروردگار عالم اپنا غیب اپنے خاص رسول کے سوا کسی کے قبضہ میں نہیں دیتا۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور علیہ السلام کو رب تعالیٰ نے خاص اپنا غیب عطا فرمایا۔ (تفسیر کبیر اور تفسیر بیضاوی اور مدارج النبوۃ)

سے نرمی کرنا اور مسلمانوں سے دشمنی کرنا یہ نفاق ہیں۔ اگر بدمذہب پر سختی کرنا اسلامی نفاق ہیں' تو جملہ بدر کس پر کیا گیا؟ سانپ کو مار ڈالنا اور کھیت میں سے گھاس کو نکال ڈالنا ہی بہتر ہے۔

آیت ۸۔ "عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ" (پارہ ۲۹' سورہ جن' رکوع ۲) غیب کا جاننے والا ہے' اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسول کے۔

یہ آیت کریمہ بھی حضور علیہ السلام کی نعت پاک ہے' اور حضور علیہ السلام کے علم غیب کو بیان فرما رہی ہے۔ اس میں ارشاد فرمایا گیا کہ پروردگار عالم غیب کا جاننے والا ہے' اور اپنے خاص غیب پر کسی کو قبضہ نہیں دیتا سوائے اپنے خاص پیغمبر کے۔

اس آیت میں دو چیزیں قابل لحاظ ہیں۔ ایک تو خدا کا خاص غیب اور ایک تسلط دینا۔ غیب اس کو کہتے ہیں جو آنکھ' کان' ناک وغیرہ حواس سے نہ معلوم ہو سکے اور نہ عقل میں فوراً آ سکے' جیسے جنت و دوزخ وغیرہ۔ اب ہمارے لئے بمبئی اور کلکتہ وغیرہ کا علم علم غیب نہیں کیوں کہ آج جا کر دیکھ سکتے ہیں اور ہزارہا قوموں نے ہم کو خبر دی کہ وہ دنیا میں دو شہر ہیں لہٰذا یہ غیب نہیں' غیب دو طرح کا ہے ایک تو وہ جس کو دلیل وغیرہ سے معلوم کر سکیں' جیسے خدا کی صفات اور خدائے پاک کا ہونا' دوسرے وہ جس کو دلیل وغیرہ سے بھی معلوم نہ کر سکیں۔ پہلی قسم کا غیب تو رسولوں کے سوا اوروں کو بھی عطا ہو جاتا ہے' جیسے قرآن میں فرمایا۔ "یؤمنون بالغیب" اور دوسری قسم کا غیب' یہ خدا کا غیب ہے جس کو فرمایا۔ "غیبہ" یہ غیب سوائے رسول کے اور کسی کو نہ دیا جائے گا' ہاں جس کو رسول علیہ السلام اپنے کرم سے بتا دیں اس کو حضور علیہ السلام کے ذریعہ سے ملے گا' یہ ہی اس آیت میں مراد ہے۔ کہ پروردگار عالم اپنا غیب اپنے خاص رسول کے سوا کسی کے قبضہ میں نہیں دیتا۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور علیہ السلام کو رب تعالیٰ نے خاص اپنا غیب عطا فرمایا۔ (تفسیر کبیر اور تفسیر جلالین اور روح البیان)

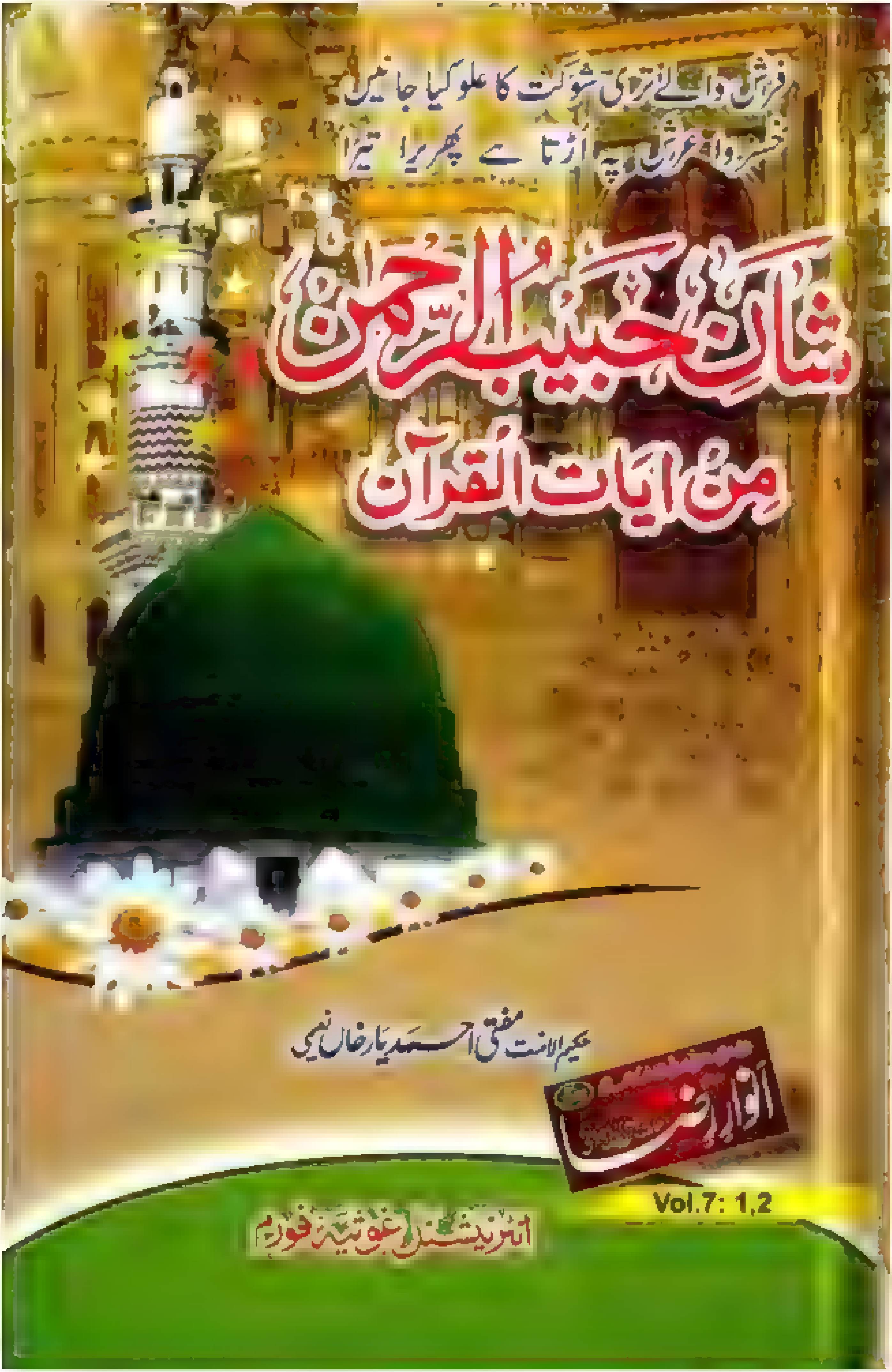
فرش والے تری شوکت کا علو کیا جانیں
خسروا عرش پہ اڑتا ہے پھریرا تیرا
شانِ حبیب الرحمٰن
من آیات القرآن
حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی
انوار رضا
Vol.7: 1,2
انٹرنیشنل غوثیہ فورم

تفسیر [illegible] میں اسی آیت کے ماتحت ہے۔

معناه لا يعلم الغيب بلا دليل الا الله او بلا تعليم او جميع الغيب

اس آیت کے معنے یہ ہیں کہ بغیر دلیل یا بغیر بتائے سارے غیب خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

تفسیر مدارک میں اسی آیت کے ماتحت ہے [illegible] عليه دليل ولا اطلع عليه مخلوق

غیب وہ ہے جس پر کوئی دلیل نہ ہو اور نہ کسی مخلوق کو اس پر مطلع کیا گیا ہو۔

مدارک کی اس توجیہ سے معلوم ہوا کہ ان کی اصطلاح میں جو علم عطائی ہو وہ غیب ہی نہیں کہا جاتا [illegible] [illegible] کی ہے۔ اس آیت کے [illegible] ہے۔ [illegible] جس سے معلوم ہوا کہ ہر غیب [illegible] قرآن میں محفوظ ہے۔

[illegible]

امام ابن حجر کی فتاویٰ حدیثیہ میں فرماتے ہیں۔

[illegible]

[illegible] اس آیت کے علاوہ [illegible] سے معلوم ہوتا ہے کہ غیب خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا [illegible] جانا جاتا ہے۔

[illegible]

اگر اس آیت کے یہ مطلب [illegible] کا علم

تفسیر المدوح جلیل میں اسی آیت کے ماتحت ہے۔

مَعْنَاہُ لَا یَعْلَمُ الْغَیْبَ بِلَا دَلِیْلٍ اِلَّا اللّٰہُ اَوْ بِلَا تَعْلِیْمٍ اَوْ جَمِیْعَ الْغَیْبِ۔

اس آیت کے معنے یہ ہیں کہ بغیر دلیل یا بغیر بتائے یا سارے غیب خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

تفسیر مدارک یہی آیت وَالْغَیْبُ مَا لَمْ یَقُمْ عَلَیْہِ دَلِیْلٌ وَلَا اَطْلَعَ عَلَیْہِ مَخْلُوْقٌ

غیب وہ ہے جس پر کوئی دلیل نہ ہو اور کسی مخلوق کو اس پر مطلع نہ کیا گیا ہو۔

مدارک کی اس توجیہ سے معلوم ہو کہ ان کی اصطلاح میں جو علم عطائی ہو وہ غیب ہی نہیں کہا جاتا غیب صرف ذاتی کو کہتے ہیں۔ اب کوئی اشکال ہی نہیں رہا۔ جن آیات میں غیب کی نفی ہے وہ علم ذاتی کی ہے، اس آیت کے کچھ آگے ہے۔ مَا مِنْ غَائِبٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ اِلَّا فِیْ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ جس سے معلوم ہوا کہ ہر غیب لوح محفوظ یا قرآن میں محفوظ ہے۔

فتاویٰ امام نووی مَا مَعْنٰی قَوْلِ اللّٰہِ لَا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَاَشْبَاہِ ذٰلِکَ مَعَ اَنَّہٗ قَدْ عَلِمَ مَا فِیْ غَدٍ وَالْجَوَابُ مَعْنَاہُ لَا یَعْلَمُ ذٰلِکَ اِسْتِقْلَالًا وَاَمَّا الْمُعْجِزَاتُ وَالْکَرَامَاتُ فَحَصَلَتْ بِاِعْلَامِ اللّٰہِ لَا اِسْتِقْلَالًا۔

آیت لَا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وغیرہ کے کیا معنے ہیں۔ حالانکہ حضور علیہ السلام آئندہ کی باتیں جانتے ہیں جواب اس کے معنے یہ ہیں کہ غیب کو مستقل طور پر ذاتی کوئی نہیں جانتا لیکن معجزات اور کرامات پس یہ رب کے بتانے سے حاصل ہوئے نہ کہ بالاستقلال۔

امام ابن حجر مکی فتاویٰ حدیثیہ میں فرماتے ہیں۔

مَا ذَکَرْنَاہُ فِی الْاٰیَةِ صَرَّحَ بِہِ النَّوَوِیُّ فِیْ فَتَاوَاہُ فَقَالَ لَا یَعْلَمُ ذٰلِکَ اِسْتِقْلَالًا وَعِلْمَ اِحَاطَةٍ بِکُلِّ الْمَعْلُوْمَاتِ۔

ہم نے اس آیت کے بارے میں جو کچھ کہا اس کی امام نووی نے اپنے فتاویٰ میں تصریح کی ہے انہوں نے کہا کہ غیب مستقل طور پر سارے معلومات الٰہیہ کوئی نہیں جانتا

شرح شفاء خفاجی میں ہے هٰذَا لَا یُنَافِیْ الْاٰیَاتِ الدَّآلَّةَ عَلٰی اَنَّہٗ لَا یَعْلَمُ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰہُ فَاِنَّ الْمَنْفِیَّ عِلْمُہٗ مِنْ غَیْرِ وَاسِطَةٍ اَمَّا اِطِّلَاعُہٗ عَلَیْہِ بِاِعْلَامِ اللّٰہِ فَاَمْرٌ مُّتَحَقَّقٌ۔

یہ کلام ان آیات کے خلاف نہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ غیب خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا کیونکہ نفی بے واسطہ علم کی ہے لیکن اللہ کی تعلیم سے جاننا یہ ثابت ہے۔

اگر اس آیت کے یہ مطلب نہ مانے جاویں تو مخالفین کے بھی خلاف ہے کیونکہ وہ بھی بعض غیبوں کا علم

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جاء الحق

حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

نعیمی کتب خانہ گجرات

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور

اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ کے علم میں برابری کا عقیدہ

"سکھایا اللہ نے تم کو جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا فضل تم پر بڑا ہے"
یہاں نامعلوم باتوں کا علم عطا فرمانے کو اللہ عزوجل نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کے کمالات و مدائح میں شمار فرمایا اور فرماتا ہے وَاِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ
"بیشک یعقوب ہمارے سکھائے سے علم والا ہے" اور فرماتا ہے وَبَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ
عَلِیْمٍ۔ "فرشتوں نے ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم کو ایک علم والے لڑکے اسحٰق علیہ الصلوۃ والسلام
کی بشارت دی" اور فرماتا ہے وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا "ہم نے خضر کو اپنے
پاس سے ایک علم سکھایا۔" وغیرہا آیات، جن میں اللہ تعالیٰ نے علم کو کمالات انبیاء علیہم الصلوۃ
والسلام میں شمار کیا۔ اب بدگو کا حکم اللہ عزوجل کا کلام پاک دیکھئے اور علم غیب کی جگہ مطلق علم
جس کا ہر جگہ پایا جانا اور بھی ظاہر ہے، اور دیکھئے کہ اس بدگو کے سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کی تعریف کس طرح کلام اللہ عزوجل کا رد کر رہی ہے یہیں سے بدگو اللہ کے مقابل کھڑا ہو کر کہہ رہا
ہے کہ آپ (یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام) کی ذات مقدسہ
پر علم کا اطلاق کیا جانا اگر بقول خدا صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس علم سے مراد بعض
علم ہے یا کل علم۔ اگر بعض علوم مراد ہیں تو اس میں حضور اور دیگر انبیاء ہی کی کیا تخصیص ہے ایسا
علم تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے کیونکہ ہر شخص
کو کسی نہ کسی بات کا علم ہوتا ہے تو چاہئے کہ سب کو عالم کہا جائے۔ پھر اگر خدا اس کا التزام
کرے کہ ہاں میں سب کو عالم کہوں گا تو پھر علم کو منجملہ کمالات نبویہ شمار کیوں کیا جاتا ہے جس
امر میں مومن بلکہ انسان کی بھی خصوصیت نہ ہو وہ کمالات نبوت سے کب ہو سکتا ہے اور اگر
التزام نہ کیا جائے تو نبی اور غیر نبی میں وجہ فرق بیان کرنا لازم ہے۔ اور اگر تمام علوم مراد ہیں،
اس طرح کہ اس کی ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اس کا بطلان دلیل نقلی و عقلی سے ثابت ہے"
ملخصاً

پس ثابت ہوا کہ معاذ اللہ وہ سب قول اس کی اسی دلیل سے باطل ہیں۔ مسلمانو! دیکھا
کہ اس بدگو نے لفظ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو گالی نہ دی بلکہ ان کے رب جل وعلا

[illegible]

حضور سید عالم محبوب رب العلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے
میں کیا ایمان رکھنا چاہیے؟ قرآن و حدیث کی روشنی میں

تمہید ایمان

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مجدد دین و ملت شاہ احمد رضا بریلوی
قدس سرہ العزیز

عَظِیْمًا[1]

"اے نبی! اللہ نے تم کو سکھایا جو تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا فضل تم پر بڑا ہے۔"

یہاں نامعلوم باتوں کا علم عطا فرمانے کو اللہ عزوجل نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کمالات و مدائح میں شمار فرمایا اور فرماتا ہے وَاِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ[2] "بیشک یعقوب ہمارے سکھائے سے علم والا ہے" اور فرماتا ہے وَبَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ عَلِیْمٍ۔[3] "ملائکہ نے ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو ایک علم والے لڑکے اسحٰق علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بشارت دی" اور فرماتا ہے وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا۔[4] "ہم نے خضر کو اپنے پاس سے ایک علم سکھایا" وغیرہا آیات، جن میں اللہ تعالیٰ نے علم کو کمالات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام والثناء میں گنا، اب زید کی جگہ اللہ عزوجل کا نام پاک لیجئے اور علم غیب کی جگہ مطلق علم، جس کا ہر حیوان پانے کو ملنا اور بھی ظاہر ہے اور دیکھئے کہ اس بدگوئے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تقریر کس طرح کلام اللہ عزوجل کا رد کر رہی ہے یعنی یہ بدگو خدا کے مقابل کھڑا ہو کر کہہ رہا ہے کہ آپ (یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام) کی ذات مقدسہ پر علم کا اطلاق کیا جانا اگر بقول خدا صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس علم سے مراد بعض علم ہے یا کل علوم، اگر بعض علوم مراد ہیں تو اس میں حضور اور دیگر انبیاء کی کیا تخصیص ہے ایسا علم تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی بات کا علم ہوتا ہے تو چاہئے کہ سب کو عالم کہا جائے، پھر اگر خدا اس کا التزام کرے کہ ہاں میں سب کو عالم کہوں گا تو پھر علم کو منجملہ کمالات نبویہ شمار کیوں کیا جاتا ہے جس امر میں مومن بلکہ انسان کی بھی خصوصیت نہ ہو وہ کمالات نبوت سے کب ہو سکتا ہے اور اگر التزام نہ کیا جائے تو نبی اور غیر نبی میں وجہ فرق بیان کرنا لازم ہے، اور اگر تمام علوم مراد ہیں۔ اس طرح کہ اس کی ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اس کا بطلان دلیل نقلی و عقلی سے ثابت ہے انتہٰی۔

پس ثابت ہوا کہ خدا کے وہ سب اقوال اس کی اسی دلیل سے باطل ہیں مسلمانو! دیکھا کہ اس بدگو نے فقط محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو گالی نہ دی بلکہ ان کے رب جل و علا

---

[1] پ ۵ ع ۱۴ سورۂ النساء
[2] پ ۱۳ ع ۱ سورۂ یوسف
[3] پ ۲۶ ع ۱۹ سورۂ الذاریات
[4] پ ۱۵ ع ۲۳ سورۂ الکہف

Marfat.com

حضور سید عالم محبوب رب العلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے
میں کیا ایمان رکھنا چاہیے، قرآن وحدیث کی روشنی میں،

تمہیدِ ایمان

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مولینا شاہ احمد رضا بریلوی
قدس سرہ العزیز

Marfat.com

علماء دیوبند کا یہ دعویٰ نیا نہیں بلکہ احمد رضا خان کے زمانے کا ہے

بریلوی اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو برابر مانتے ہیں

عرض: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام اقدس کیا ہے۔

ارشاد: حضور کا علم ذات دو ہیں۔ کتب سابقہ میں احمد ہے اور قرآن عظیم میں محمد ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضور کے اسمائے صفات بے گنتی ہیں، علامہ احمد خطیب قسطلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پانچ سو جمع فرمائے۔ سیرت شامی میں تین سو اور اضافہ کیے اور میں نے چھ سو اور ملائے کل چودہ سو ہوئے اور حضور کے اسماء ہر طبقہ میں مختلف ہیں اور ہر ہر جنس میں جداگانہ ہیں، دریا میں اور نام ہیں پہاڑوں میں اور۔

عرض: یہ کثرت اسماء کثرت صفات پر دلالت کرتی ہے۔

ارشاد: ہاں۔

عرض: ہر طبقہ اور ہر جنس میں جدا جدا نام ہونا اس لیے کہ ہر جگہ حضور کی ایک خاص تجلی ہے جس جگہ جس صفت کا ظہور ہے وہیں کے مناسب نام بھی ہے۔

ارشاد: یہ بھی ہے (اس کے بعد بیان فرمایا) انجیل شریف کی بہت سی آیات ہیں جو حضور کے اوصاف بیان کر رہی ہیں اگرچہ نصاریٰ نے بہت تحریف کی ہے اور یہی چاہتے کہ وہ کل آیتیں جو حضور کے اوصاف میں تھیں نکال ڈالیں مگر جس امر کو اللہ تعالیٰ پورا کرنا چاہے اس کو کون ناقص کر سکتا ہے بہت سے آیتیں اب بھی رہ گئیں جن کو انہیں سوجھتی نہیں، علیٰ ھذا القیاس توریت و زبور میں۔

مؤلف: ایک صاحب شاہجہاں پور سے حاضر خدمت ہوئے انہوں نے عرض کی میں نے سنا ہے اور بعض دیوبندیوں کی کتابوں میں بھی دیکھا ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم شریف کو جناب باری تعالیٰ کے علم کے برابر فرماتے ہیں مگر چونکہ یہ بات کچھ میں نہیں آتی اس لیے میں نے چاہا کہ حضور کا شرف ملاقات حاصل کر کے عرض کروں اور جو کچھ حضرت کا اس بارے میں خیال ہو دریافت کروں۔

ارشاد: اس کا فیصلہ قرآن عظیم میں فرمایا "فنجعل لعنۃ اللہ علی الکذبین" جو میرے عقائد ہیں وہ میری کتابوں میں لکھے ہیں وہ کتابیں چھپ کر شائع ہو چکی ہیں کہیں

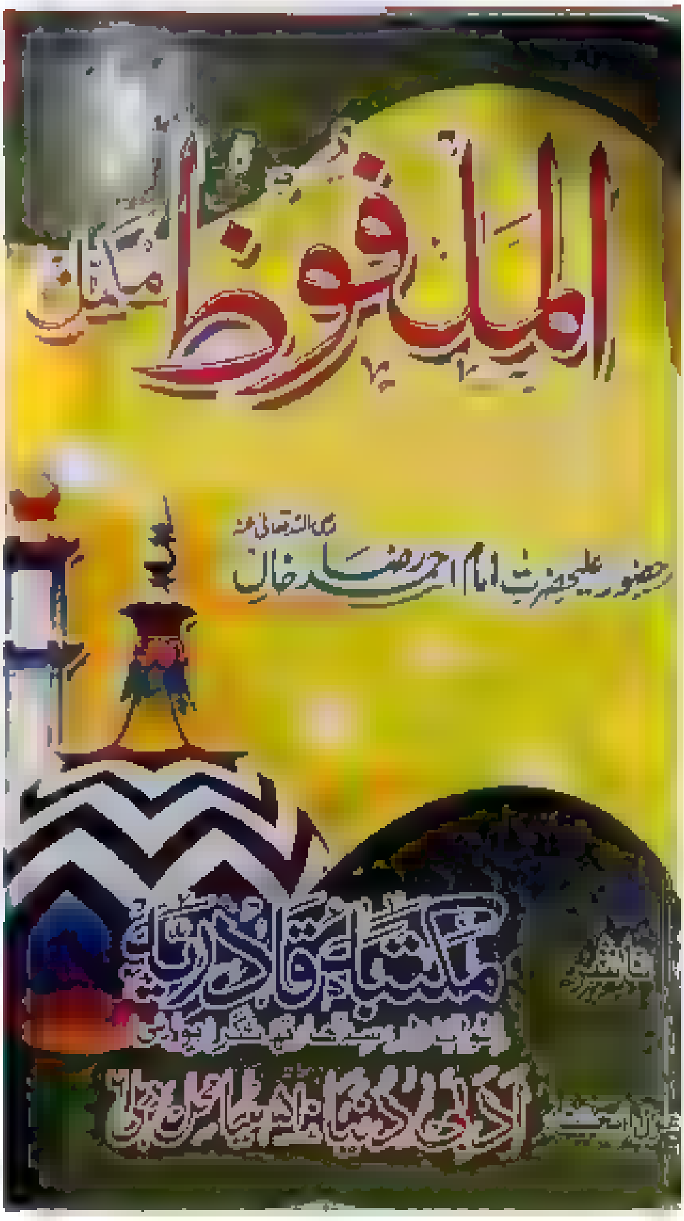

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس کا کچھ نام ونشان ہو تو کوئی دکھا دے۔ ہم اہل سنت کا مسئلہ علم غیب میں یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو علم غیب (۱) عنایت فرمایا رب عزوجل فرماتا ہے۔ "وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ" یہ نبی غیب کے بتانے میں بخیل نہیں، تفسیر معالم وتفسیر خازن میں ہے یعنی حضور کو علم غیب آتا ہے وہ تمہیں بھی تعلیم فرماتے ہیں، اور وہابیہ دیوبندیوں کا یہ خیال ہے کہ کسی غیب کا علم حضور کو نہیں۔ اپنے خاتمہ (۲) کا بھی علم نہیں دیوار کے پیچھے کی بھی خبر نہیں بلکہ حضور کے لیے علم غیب کا ماننا شرک ہے اور شیطان کی وسعت علم نص سے ثابت ہے اور اللہ کے دیے بھی حضور کو علم غیب حاصل نہیں ہو سکتا۔ برابری تو در کنار میں نے اپنی کتابوں میں تصریح کر دی ہے کہ اگر تمام اولین وآخرین کا علم جمع کیا جائے تو اس علم کو علم الٰہی سے وہ نسبت ہرگز نہیں ہو سکتی جو ایک قطرہ کے کروڑویں حصہ کو کروڑ سمندر سے ہے، کہ یہ نسبت متناہی کی متناہی کے ساتھ ہے، اور وہ غیر متناہی، متناہی کو غیر متناہی سے کیا نسبت ہو سکتی ہے۔

عرض:۔ صدقہ کا جانور بلا ذبح کیے کسی مصرف صدقہ کو دے دیا جائے تو جائز ہے یا نہیں؟

ارشاد:۔ اگر صدقہ واجبہ ہے اور وجوب خاص ذبح کا ہے تو بے ذبح ادا نہ ہوگا مگر اس حالت میں کہ ذبح کے لیے وقت معین تھا جیسے قربانی کے لیے ذی الحجہ کی دسویں، گیارہویں بارہویں اور وہ وقت نکل گیا تو اب زندہ تصدق کیا جائے گا۔

عرض:۔ عقیقہ کا گوشت بچہ کے ماں، باپ، نانا، نانی، دادا، دادی، ماموں، چچا وغیرہ

---

(۱) قرآن کریم کی بکثرت آیات کریمہ مثلاً وعلمک ما لم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیماً۔ اور بہت احادیث شریفہ مثلاً فتجلی لی کل شیء وعرفت نیز کثیر اقوال ائمہ سے آفتاب نصف النہار کی طرح روشن ہے کہ حضور کو علم غیب عنایت ہوا۔ تفصیل کے لیے خالص الاعتقاد، انباء المصطفیٰ، الدولۃ المکیہ، مالی الجیب وغیرہا رسائل شریفہ امام اہل سنت مجدد المائۃ الحاضرۃ دامت برکاتہم نیز دقعات السنان وادخال السنان وقصیدہ مبارکہ الاستمداد وطلی اجیال الارتداد ملاحظہ ہوں ۱۲ مؤلف غفرلہ۔

(۲) حضور کو معاذ اللہ اپنے خاتمہ کا بھی علم نہیں اور دیوار کے پیچھے کی بھی خبر نہیں، اور حضور کے لیے علم غیب ماننا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے اور شیطان کا علم وسیع ہے اپنے خاتمہ کا علم نہ ہونا دلی کے ایک وہابی نے کہا تھا باقی سب کفریات براہین قاطعہ میں ہیں ۱۲۔

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عرض:۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام اقدس کیا ہے۔

ارشاد:۔ حضور کا علم ذات دو ہیں۔ کتب سابقہ میں احمد ہے اور قرآن عظیم میں محمد ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضور کے اسمائے صفات بے گنتی ہیں، علامہ احمد خطیب قسطلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پانچ سو جمع فرمائے۔ سیرت شامی میں تین سو اور اضافہ کیے اور میں نے چھ سو اور طلائے کل چودہ سو ہوئے اور حضور کے اسماء ہر طبقہ میں مختلف ہیں اور ہر ہر جنس میں جداگانہ ہیں، دریا میں اور نام ہیں پہاڑوں میں اور۔

عرض:۔ یہ کثرت اسماء کثرت صفات پر دلالت کرتی ہے۔

ارشاد:۔ ہاں۔

عرض:۔ ہر طبقہ اور ہر جنس میں جدا جدا نام ہونا اس لیے کہ ہر جگہ حضور کی ایک خاص تجلی ہے جس جگہ جس صفت کا ظہور ہے اسی کے مناسب نام بھی ہے۔

ارشاد:۔ یہ بھی ہے (اس کے بعد بیان فرمایا) انجیل شریف کی بہت سی آیات ہیں جو حضور کے اوصاف بیان کر رہی ہیں اگرچہ نصاریٰ نے بہت تحریف کی ہے اور اپنی چلتی وہ کل آیتیں جو حضور کے اوصاف میں تھیں نکال ڈالیں مگر جس امر کو اللہ تعالیٰ پورا کرنا چاہے اس کو کون ناقص کر سکتا ہے۔ بہت سے آیتیں اب بھی رہ گئیں، مگر انہیں سوجھتی نہیں، علیٰ ھذا القیاس توراۃ وزبور میں۔

مؤلف:۔ ایک صاحب شاہجہاں پور سے حاضر خدمت ہوئے انھوں نے عرض کی میں نے سنا ہے اور بعض دیوبندیوں کی کتابوں میں بھی دیکھا ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم شریف کو جناب اللہ تعالیٰ کے علم کریم کے برابر فرماتے ہیں مگر چونکہ یہ بات سمجھ میں نہیں آتی اس لیے میں نے چاہا کہ حضور کا شرف ملاقات حاصل کر کے اسے عرض کروں اور جو کچھ حضرت کا اس بارے میں خیال ہو دریافت کروں۔

ارشاد:۔ اس کا فیصلہ قرآن عظیم میں فرما دیا "فَنَجْعَلْ لَّعْنَةَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ" جو میرے عقائد ہیں وہ میری کتابوں میں لکھے ہیں وہ کتابیں چھپ کر شائع ہو چکی ہیں کہیں

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

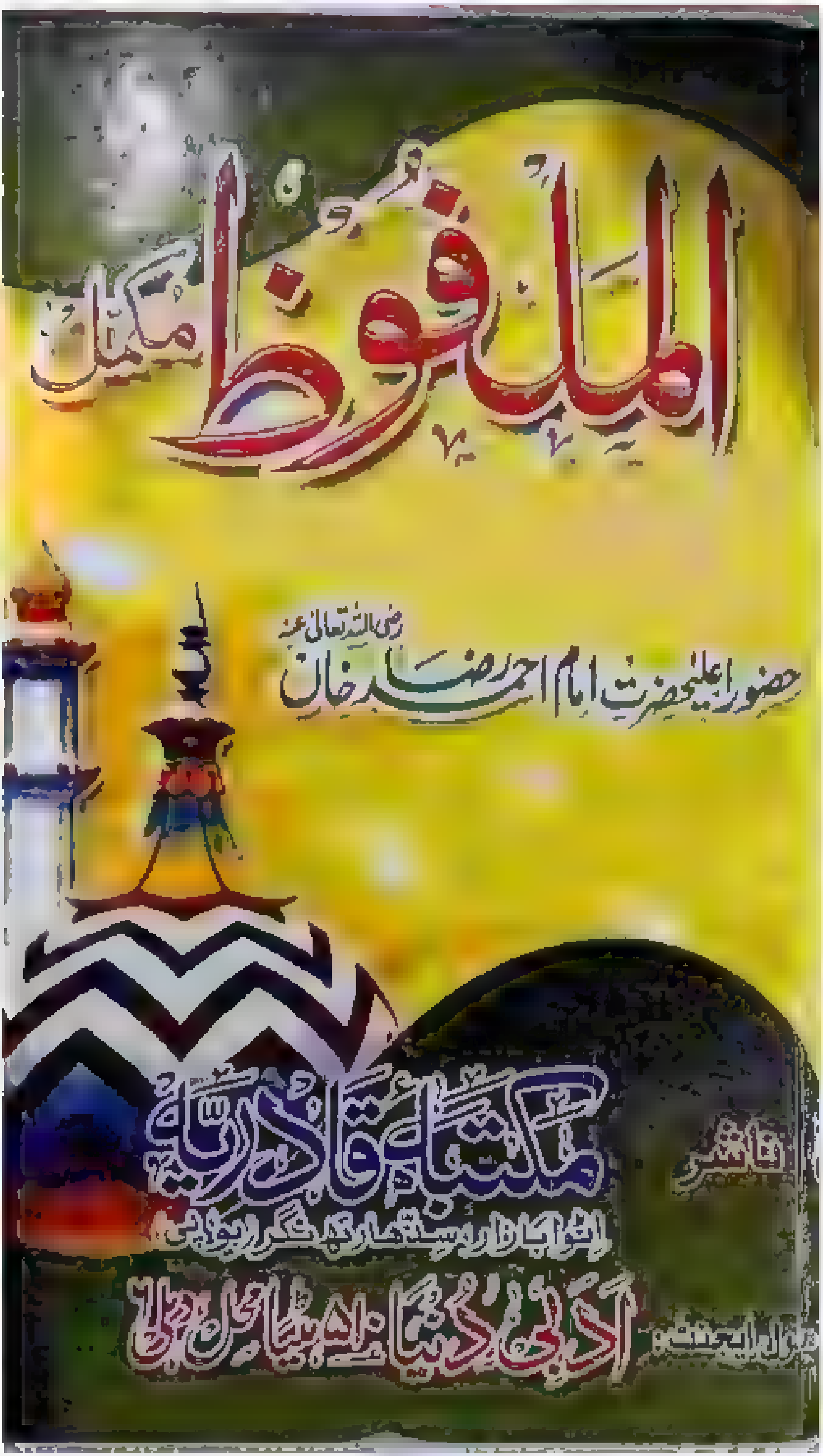

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

تفسیر روح البیان میں اسی آیت کے ماتحت ہے۔

معناہ لا یعلم الغیب بلا دلیل الا اللہ او بلا تعلیم او جمیع الغیب۔

اس آیت کے معنے یہ ہیں کہ بغیر دلیل یا بغیر بتائے یا سارے غیب خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

تفسیر مدارک میں یہی آیت والغیب ما لم یقم علیہ دلیل ولا اطلع علیہ مخلوق

غیب وہ ہے جس پر کوئی دلیل نہ ہو اور کسی مخلوق کو اس پر مطلع نہ کیا گیا ہو۔

مدارک کی اس تعریف سے معلوم ہوا کہ ان کی اصطلاح میں جو علم عطائی ہو وہ غیب ہی نہیں کہا جاتا غیب صرف ذاتی کو کہتے ہیں۔ اب کوئی اشکال ہی نہیں رہا۔ جن آیات میں غیب کی نفی ہے وہ علم ذاتی کی ہے۔ اس آیت کے کچھ آگے ہے۔ وما من غائبۃ فی الارض ولا فی السماء الا فی کتاب مبین جس سے معلوم ہوا کہ ہر غیب لوح محفوظ یا قرآن میں محفوظ ہے۔

فتاوی امام نووی ما معنی قول اللہ لا یعلم من فی السموات والغیب وذلک مع انہ قد علم ما فی غد والجواب معناہ لا یعلم ذلک استقلالا وانما المعجزات والکرامات فحصلت باعلام اللہ لا استقلالا۔

آیت لا یعلم من فی السموات وغیرہ کے کیا معنی ہیں۔ حالانکہ حضور علیہ السلام آئندہ کی باتیں جانتے ہیں جواب اس کے معنے یہ ہیں کہ غیب کو مستقل طور پر ذاتی کوئی نہیں جانتا لیکن معجزات اور کرامات پس یہ رب کے بتانے سے حاصل ہوتے ہیں نہ کہ بلا استقلال۔

امام ابن حجر مکی فتاوی حدیثیہ میں فرماتے ہیں۔

ما ذکرناہ فی الآیۃ صرح بہ النووی فی فتاواہ فقال لا یعلم ذلک استقلالا وعلم احاطۃ بکل المعلومات۔

جو ہم نے اس آیت کے بارے میں کہا اسی کی امام نووی نے اپنے فتاوی میں تصریح کی ہے انہوں نے کہا کہ غیب مستقل طور پر سارے علم احاطی کوئی نہیں جانتا۔

شرح شفاء خفاجی میں ہے ھذا لا ینافی الآیات الدالۃ علی انہ لا یعلم الغیب الا اللہ الا من غیر واسطۃ اما اطلاعہ علیہ باعلام اللہ لہ فمتحقق۔

یہ کلام ان آیات کے خلاف نہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ غیب خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا کیونکہ نفی بے واسطہ علم کی ہے لیکن اللہ کی تعلیم سے جاننا ثابت ہے۔

مگر اس آیت کے یہ مطلب بنانا مخالفین کے بھی خلاف ہے کیونکہ وہ بھی بعض غیبوں کا علم

جملہ حقوق بحق مفتی اقتدار احمد خان محفوظ ہیں۔

۷۸۶

ورفعنا لک ذکرک کا ہے سایہ تجھ پر
بول بالا ہے ترا ذکر ہے اونچا تیرا

الحمد للہ کہ کتاب لاجواب نافع شیخ وشاب مفید عاقل وموقظ غافل

مسمی بہ

جاء الحق وزهق الباطل

المعروف

فیصلہ مسائل

(جلد اول)

اضافات جدیدہ وضمیمہ عجیبہ کے ساتھ

جس میں موجودہ زمانہ کے عام مختلف فیہ مسائل کا نہایت محققانہ مدلل فیصلہ کردیا گیا ہے

مصنفہ

حضرت حکیم الامت مولانا المفتی الحاج احمد یار خاں صاحب اوجھانوی بدایونی مدظلہ
سرپرست مدرسہ غوثیہ گجرات پاکستان

باہتمام
محمد اقتدار خان عرف مصطفیٰ میاں

ناشر: مفتی اقتدار احمد خان مالک نعیمی کتب خانہ گجرات

مثل سلیمان علیہ السلام کو تخت اور لڑائی کے لیے گھوڑے اور اونٹ، اور ہمارے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہیں پیدل چل کر لڑتے تھے۔ بہت ساری باتیں عرض حال ہے جس سے طول ہونے کا خیال ہے۔ تسلی بخش جواب بادلیل عنایت کیجئے اور وہ آیت مع ترجمہ جس سے کہ علم غیب معلوم ہوتا ہے اور حدیث شریف جس سے علم غیب پایا جاتا ہے اور وہ مثل حضرت عائشہ صدیقہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کی جو تہمت لگائی گئی تھی اگر علم غیب ہوتا تو آپ کو کیوں خبر نہ ہوئی۔

سوال سوم: اگر کسی عورت کا خاوند شراب پیتا ہے اور شراب پی کر عورت سے جماع کرے تو اس عورت کو کیا کرنا چاہیے؟

سوال چہارم: اگر کوئی ہندو کوئی چیز میرے پاس نقد یا سامان رکھ گیا تو اس کو نہ دینا چاہیے، جائز ہے یا ناجائز؟ یا کوئی چیز بھول گیا تو میں نے اس کو اٹھالیا تو دینا چاہیے یا نہیں؟ غرض ہندوؤں کا مال چوری دھوکا دے کر لینا جائز ہے یا نہیں؟

سوال پنجم: یہ جو مشہور ہے کہ عورت کو خواہش نفس مرد سے نوحصے زیادہ ہے، اس کا پتہ شریعت سے چلتا ہے یا نہیں؟

سوال ششم: کنگھا داڑھی میں کس کس وقت کیا جائے؟

سوال ہفتم: مولوی اشرف علی تھانہ بھون والے کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

سوال ہشتم: وہ کون سی باتیں ہیں جن کی وجہ سے کتاب تقویۃ الایمان خراب ہے؟

الجواب:

جوابِ سوال اول:

رنڈیوں کا ناچ بے شک حرام ہے، اولیائے کرام کے عرسوں میں بےقید جاہلوں نے یہ معصیت پھیلائی ہے۔

جواب سوال دوم: علم غیب ذاتی کہ اپنی ذات سے بے کسی کے دیئے ہوئے اللہ عزوجل کے لیے خاص ہے ان آیتوں میں یہی معنی مراد ہیں کہ بے خدا کے دیئے کوئی نہیں جان سکتا اور اللہ کے بتائے سے انبیاء کو معلوم ہونا ضروریات دین سے ہے، قرآن مجید کی بہت آیتیں اس کے ثبوت میں ہیں، ازانجملہ سورہ جن میں فرماتا ہے:

"عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًا ۙ﴿۲۶﴾ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ	اللہ ہے غیب کا جاننے والا تو اپنے خاص غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ

فتاوی رضویّہ

مع تخریج و ترجمہ عربی عبارات

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ

۲۹

رضا فاؤنڈیشن

جامعہ نظامیہ رضویہ

اندرون لوہاری دروازہ لاہور۔۸

پاکستان (۵۴۰۰۰)

شاگرد تھا کہ اس کو سکھانا چاہتا تھا۔ چوتھے یہ کہ جو کتاب پڑھائی وہ ناقص تھی۔ ان چار وجہوں کے علاوہ کوئی اور وجہ ہو سکتی ہی نہیں یہاں سکھانے والا پروردگار سیکھنے والے محبوب عالم علیہ السلام۔ کیا سکھایا قرآن اور اپنے خاص علوم۔ بتاؤ آیا رب تعالیٰ کامل استاد نہیں۔ یا رسول علیہ السلام لائق شاگرد نہیں۔ رب تعالیٰ کامل عطا فرمانے والا محبوب علیہ السلام کامل لینے والے۔ قرآن کریم کامل کتاب اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وہی سب سے زیادہ مقبول بارگاہ۔ پھر علم ناقص کیوں۔

(۵) رب تعالیٰ نے ہر بات لوح محفوظ میں کیوں لکھی۔ لکھنا تو اپنی یادداشت کے لیے ہوتا ہے بھول نہ جائیں۔ یا دوسرے کے بتانے کے لیے رب تعالیٰ تو بھول سے پاک لہٰذا اس نے دوسروں کے لیے ہی لکھا حضور علیہ السلام تو دوسروں سے زیادہ محبوب لہٰذا وہ تحریر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہے۔

(۶) غیبوں کی غیب رب تعالیٰ کی ذات ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دیدار کی تمنا فرمائی تو فرمادیا گیا لَنْ تَرٰىنِیْ تم ہم کو دیکھ نہ سکو گے۔ جب محبوب علیہ السلام نے رب ہی کو معراج میں اپنی ان ظاہری مبارک آنکھوں سے دیکھ لیا۔ تو عالم کیا چیز ہے جو آپ سے چھپ سکے۔

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

دیدار الٰہی کی بحث ہماری کتاب شان حبیب الرحمٰن میں دیکھو۔ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ الایمان بالقدر فصل اول کے آخر میں ہے۔

كَمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰهُ فِي الدُّنْيَا لِانْقِلَابِهٖ نُوْرًا۔

''حضور علیہ السلام نے دنیا میں رب کو دیکھا۔ کیونکہ خود نور ہو گئے تھے۔''

(۷) شیطان دنیا کا گمراہ کرنے والا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کے ہادی۔ گویا شیطان وبائی بیماری ہے اور نبی علیہ السلام طبیب مطلق۔ رب تعالیٰ نے شیطان کو گمراہ کرنے کے لیے اتنا وسیع علم دیا کہ دنیا کا کوئی شخص اس کی نگاہ سے غائب نہیں۔ پھر اسے یہ بھی خبر ہے کہ کون گمراہ ہو سکتا ہے۔ کون نہیں۔ اور جو گمراہ ہو سکتا ہے وہ کس حیلہ سے۔ ایسے ہی وہ ہر دین کے ہر مسئلہ سے خبردار ہے اس لیے ہر نیکی سے روکتا ہے۔ ہر برائی کراتا ہے۔

اس نے رب تعالیٰ سے عرض کیا تھا لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۙ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ (پارہ ۱۴ سورۃ ۱۵ آیت ۳۹، ۴۰)

جب گمراہ کرنے والے کو اتنا علم دیا گیا۔ تو ضروری ہے کہ دنیا کے طبیب مطلق صلی اللہ علیہ وسلم ہدایت دینے کے لئے اس سے کہیں زیادہ علم والے ہوں کہ آپ ہر شخص کو اس کی بیماری کو اس کی استعداد کو اس کے علاج کو جانیں۔ ورنہ ہدایت مکمل نہ ہوگی۔ اور رب تعالیٰ پر اعتراض پڑے گا کہ اس نے گمراہ کرنے والے کو قوی کیا اور ہادی کو کمزور رکھا۔ لہٰذا گمراہی تو کامل رہی اور ہدایت ناقص۔

(۸) رب تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی کے خطاب سے پکارا يَآ اَيُّهَا النَّبِيُّ اور نبی کے معنی ہیں۔ خبر دینے والا۔ اگر اس خبر سے صرف دین کی خبر مراد ہو تو ہر مولوی نبی ہے اور اگر دنیا کے واقعات مراد ہوں تو ہر اخبار۔ ریڈیو خط تار بھیجنے والا نبی ہو جاوے۔ معلوم ہوا کہ نبی میں غیبی خبریں معتبر ہیں یعنی فرشتوں کی اور عرش کی خبر دینے والا جہاں تار اخبار کام نہ آ سکیں۔ وہاں نبی کا علم ہوتا ہے معلوم ہوا کہ علم غیب نبی کے معنی میں داخل ہے۔

marfat.com